تبلیغ کے لئے آمادہ ہوجائیں۔ کتاب اگرچہ مختصر ہے اور اس میں گفتگو بھی صرف اصولی حیثیت سے کی گئی ہے تاہم اس کے مفید ہونے میں کوئی شبہ نہیں اس کا مطالعہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کے لئے فائدہ کا موجب ہوگا۔

مقاصد قرآن | از مولانا سید صبغۃ اللہ صاحب بختیاری۔ تقطیع خورد ضخامت ۸۶ صفحات قیمت ۲ار پتہ :- مکتبۂ نشأۃ ثانیہ حیدرآباد دکن

مصنف نے چند مضامین اسی عنوان سے ماہنامہ ترجمان القرآن میں جبکہ وہ حیدرآباد سے شائع ہوتا تھا۔ لکھے تھے۔ اب انھیں مضامین کو کتابی صورت میں چھاپ دیا گیا ہے اس میں لائق مصنف نے قرآن مجید کی دو آیتوں کو بنیاد بنا کر اس پر گفتگو کی ہے کہ قرآن مجید کا اصل مقصد دوسری الہامی کتابوں اور انبیائے کرام کی تعلیمات کی طرح صرف تین چیزیں ہیں۔ ایمان باللہ۔ ایمان بیوم الآخرت۔ اور اعمال صالحہ۔ پھر ان میں سے ہر ایک پر مفصل گفتگو کی ہے جس کے ذیل میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ توحید۔ دوسرے مذاہب میں خدا کا تصور، عبادات و معاملات، یوم آخرت پر ایمان کی حقیقت ان تمام مسائل و امور پر کلام ہوگیا ہے۔ مصنف کا انداز بیان اگرچہ اقناعی ہے استدلالی اور منطقی نہیں تاہم عام مسلمانوں کو اس کے مطالعہ سے فائدہ ہوگا۔

سدرۃ المنتہیٰ | از مولانا سیماب اکبر آبادی تقطیع کلاں ضخامت ۲۰۷ صفحات کتابت و طباعت اعلیٰ قیمت مجلد للعہ پتہ :- مکتبۂ قصر الادب آگرہ

مولانا سیماب اکبر آبادی ہمارے ملک کے اُن چند اکابر شعر و ادب میں سے ہیں جو ادبی جدت طرازیوں کے اس دور میں عہدِ قدیم کے اساتذۂ فن کی یادگار سمجھے جاتے ہیں۔ موصوف صرف شاعر و ناظم نہیں بلکہ فنِ شعر و ادب کے تمام گوشوں پر مبصرانہ نگاہ رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ کے ہاں حسنِ تخیل۔ بلندیٔ فکر، نکتہ سنجی، اور حقیقت شناسی کے ساتھ صحت زبان و بیان اور قواعد و ضوابط

فن کی پابندی کا پورا اہتمام پایا جاتا ہے۔ قدرتِ کلام کا یہ عالم ہے کہ شاعری کی ہر صنف پر یکساں قوت و روانی کے ساتھ لکھتے ہیں۔ موضوعاتِ فکر میں اس درجہ توسع ہے کہ مضامینِ حسن و عشق سے لیکر قومی و اخلاقی اور سیاسی و معاشی افکار تک سب ہی موضوعِ فکر بن چکے ہیں۔ اس طرح آپ اسلوبِ بیان اصولِ شاعری اور طریقِ فکر کے اعتبار سے بالکل طرزِ قدیم کے حامل ہیں۔ لیکن ساتھ ہی جدید رجحانات و افکار کی ترجمانی میں جدید اسکول کے کسی بڑے سے بڑے شاعر سے بھی پیچھے نہیں۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ موصوف کی شاعری کا مقصد وقتی اور ہنگامی طور پر محض حظِ نفس اور تفریح طبع کا سامان بہم پہنچانا نہیں بلکہ زندگی کی گوناگوں دشواریوں اور الجھنوں کو حل کرنے کے لئے ایک پیغام دینا ہوتا ہے جس کی بنیاد حکمت و اخلاق پر قائم ہوتی ہے۔ اسی بنا پر آپ نے نہ صرف خود اس کا التزام کیا ہے بلکہ اپنے حلقۂ اثر میں اس کی کافی تبلیغ بھی کی ہے کہ اردو شاعری کا دامن رندانہ مضامین سے یکسر پاک و صاف ہو جائے۔ اس میں آپ نے اس درجہ غلو کیا ہے کہ "ساقی، ساغر و شراب، اور پیمانہ و سبو" ایسے الفاظ کو بھی مملکت شاعری سے خارج قرار دیدیا ہے۔ غالب نے کہا تھا۔

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

لیکن مولانا نے "بادہ و ساغر" کے بغیر ہی "مشاہدۂ حق" پر اس سیر حاصل سے گفتگو کی کہ جو کام ناخدائے سخن غالب سے بھی نہ بن پڑا تھا وہ آپ نے کر دکھایا۔ زیرِ تبصرہ کتاب آپ کا دوسرا دیوان ہے جو ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۲ء تک یعنی چھ سال کی غزلوں پر مشتمل ہے اور صاحبِ دیوان کی تمام خصوصیات شاعری کا بدرجۂ اتم حامل ہے۔ امید ہے اربابِ ذوق اس کی قدر کریں گے اور اس کے مطالعہ سے دل و دماغ کی ضیافت کا سامان بہم پہنچائیں گے۔